نفرت ،امتیازی سلوک اور ایچ آئی وی/ایڈز

نفرت ،امتیازی سلوک کیا ہیں؟

تہمت ایک معاشرتی دھبہ ہے جولوگوں میں اپنے بارے میں اور دوسرے لوگوں کا انکے بارے میں خیال کوتبدیل کر دیتا ہے۔جن لوگوں کی رسوائی کی جاتی ہے انہیں اکثر باعث شرم سمجھنے کی بناء پران سے اجتناب برتا اور رد کیا جاتا ہے۔رسوا کرنا ایک ایسا عمل ہے جس کی وجہ سے ایچ آئی وی/ایڈز سے متاثرہ افراد کوکمتر سمجھا جاتا ہے اور اسطرح ان میں اور عام افراد میں حد بندی کی جاتی ہے اور ان میں اور ہم میں تفریق کی جاتی ہے۔تہمت لگانے کے بعد ان سے امتیازی سلوک روا رکھا جاتا ہے اور انفرادی اور اجتماعی طور پر یہ سمجھنے کے باعث وہ ایچ آئی وی سے متاثر ہیں ان سے منصفانہ اور غیر منصفانہ برتاؤ رکھا جاتا ہے۔

نفرت ،امتیازی سلوک کا سبب کیا ہے؟

- ایچ آئی وی اور ایڈز سے متعلقہ نفرت ان تمام عوامل سے وابسطہ ہے جس میں نشہ کے استعمال،جنسیت اور موت سے متعلقہ معاشرتی اور ذاتی نظریات یقین،خوف اور مفروضات شامل ہیں۔اخلاقی اقدار اور رویے طبقات میں اس امر کا تعین کرتے ہیں کہ ایچ آئی وی/ایڈز سے متاثرہ افراد کوکسطرح سمجھنا چاہیے۔
- چونکہ سب کو یہ معلومات ہوتی ہے کہ ایچ آئی وی کی منتقلی جنسی عمل کے دوران بھی ہوتی ہے لہذا اس کو نامناسب جنسی رویوں سے وابسطہ کیا جاتا ہے۔(مثلاً،ایک سے زائد جنسی ساتھی ہونا،ہم جنس پرستوں میں جنسی عمل،مقعد کے ذریعے جنسی عمل،اور پیشہ ور جنس فروشوں کے ساتھ جنسی عمل)
- اسی طرح سوئی کے ذریعے نشہ کا استعمال بھی معاشرتی طور پر نامنظور رویوں میں ہے لہذا نشہ کرنے والے متاثرہ افراد کوایسے لیا جاتا ہے کہ وہ اپنے لیے انفیکشن کا باعث خود بنتے ہیں۔
- رسوائی کی سب سے بڑی وجہ ایچ آئی وی اور ایڈز کے بارے میں غلط معلومات اور ادراک کا فقدان ہے(جیسے ایچ آئی وی اور ایڈز کے درمیان فرق اور یہ کہ موقع پرست امراض قابل علاج ہیں اور ان سے مکمل شفایابی بھی ہوسکتی ہے)۔چونکہ ایچ آئی وی اور ایڈز کوایک جیسا سمجھا جاتا ہے لہذا یہ یقین کہ اس سے فوری موت اور منتقلی کے باعث لوگ ایچ آئی وی اور ایڈز میں اتفاقی طور پر متاثرہ افراد اور ان سے وابسطہ کسی بھی تعلق سے اجتناب برتتے ہیں اس کے بارے میں معاشرتی قیاس آرئی اس سے متعلقہ خوف میں اضافے کا باعث ہوتے ہیں ۔(ٹونے ٹاٹکے،ناپاک ساتھیوں کے ساتھ جنسی عمل کرنا،اور یہ قیاس کہ ان کی حفظان صحت اور تمام جسمانی رطوبتوں سے بیماری پھیلتی ہے۔
- بیشتر ممالک میں ایچ آئی وی اور ایڈز کو ناجائز سمجھا جاتا ہے۔جس کے نتیجہ میں اس موضوع سے متعلق مکمل خاموشی ہے اور سیاسی رہنما اور پالیسی بنانے والے اس کے بارے میں سرعام بات کرتے ہوئے یا ایچ آئی وی/ایڈز سے متعلقہ اقدامات کرتے ہوئے کتراتے ہیں۔
- تہمت لگا کر امتیازی سلوک کرنا صرف انفرادی اظہارِ رائے ہی نہیں بلکہ یہ ایک ایسا معاشرتی المیہ ہے جوموجودہ تفریقات پر پروا

ن چڑھتا ہے اور جس کی وجہ سے غالب طبقات قانونی طور پر نا انصافی برقرار رکھتے ہیں جیسے جنس، عمر، جنسی فہم و ادراک، رتبہ، ذات اور گروہی امتیاز۔

- رسوائی میں اضافہ کا سبب، ایچ آئی وی سے متعلقہ مذہبی مفروضات بھی ہیں کہ اس بیماری میں مبتلا افراد اپنی جنسی بے راہ روی کے گناہوں کی پاداش میں اس بیماری کا شکار ہوتے ہیں

نفرت ، امتیازی سلوک سے کیا عیاں ہوتا ہے؟

معاشرے کے ہر درجے پر رسوائی اور تہمت وقوع پذیر ہوتی ہے۔

- اگر انفرادی طور پر لوگ یہ آشکارا کر دیں کہ وہ متاثر ہیں یا شاید متاثر ہو سکتے ہیں تو انہیں خاندان سے جسمانی اور معاشرتی علیحدگی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اکثر اوقات انہیں یا تو گھر سے نکال دیا جاتا ہے یا بالکل تنہائی میں علیحدہ جگہ پر رکھا جاتا ہے۔ اور ان پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ وہ خاندان کے لیے باعث شرم و رسوائی ہیں۔
- عورتوں کو مردوں کی نسبت زیادہ مورود الزام ٹھرایا جاتا ہے اور انہیں پیشہ ور جنس فروشی میں ملوث اور انفیکشن کا باعث سمجھا جاتا ہے۔
- خاندان / گھر کی سطح پر، گھرانے کے افراد اور بالخصوص بچوں کو بھی رسوائی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اور متاثرہ شخص سے نزدیکی وابستگی کی بناء پر ان سے گریز کیا جاتا ہے۔
- برادری کی سطح پر، اس رسوائی اور بدنامی کے باعث انہیں سکول، مذہبی تنظیموں، برادری کی تشکیل کردہ تنظیموں اور عوام الناس کی تقریبات سے نکال دیا جاتا ہے۔
- صحت عامہ کے مقامات پر یہ استحصال بہت شدت اختیار کر جاتا ہے۔ خصوصاً ادھوری معلومات اور مرض کی منتقلی کے خوف کے پیش نظر، صحت کے کارکن علاج معاجہ سے انکار کرتے ہیں، معلومات کو خفیہ رکھنے کی خلاف ورزی کرتے ہیں، رضامندی کے بغیر تجزیہ کرتے اور اضافی احتیاطی تدابیر اختیار کرتے ہیں۔
- اسی طرح، روزگار کی جگہ میں رسوائی اور بدنامی کے باعث بیروزگاری، عہدہ میں تنزلی اور روزگار کے دوران مکمل علیحدگی کر دی جاتی ہے۔

استحصال / رسوائی کے نتائج

- رسوائی اور استحصال کے باعث ایچ آئی وی سے متاثرہ شخص کی خوشحالی پر منفی تاثرات مرتب ہوتے ہیں، اور یہ عوامل ان افراد میں ذہنی دباؤ اور اداسی کا سبب بن کر، بلاآخر اس کی موت کا سبب بنتے ہیں۔
- لوگوں میں استحصال اور رسوائی کا خوف انہیں تجزیہ کروانے سے اور ایسے رویے اختیار کرنے سے روکتا ہے جو اوروں میں انفیکشن کے پھیلاؤ کو روکتے ہوں، اسکے علاوہ ان کی حیثیت کو آشکارا کرنے یا علاج معالجہ کی تلاش کرنے سے بھی روکتا ہے لہذا مرض کی منتقلی کا ایک

مسلسل چکر وجود میں آ جاتا ہے۔

- رسوائی کے خوف کے سبب (خاندان)، تیمارداروں اور صحت کی سہولیات فراہم کرنے والوں کی طرف سے استحصالی رویوں اور علاج سے انکار کے باعث متاثرہ شخص کی صحت اور تیمارداری پر بھی منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔
- حتی کہ رسوائی اور بدنامی کے باعث ان جگہوں پر جہاں Anti-Retroviral علاج کی سہولیات دستیاب (اور مفت) ہیں، میں بھی لوگ علاج کروانے سے احتراز کرتے ہیں۔
- چونکہ لوگ یہ نہیں چاہتے کہ انہیں عوام الناس دوائی لیتے ہوئے دیکھیں یا جان لیں۔ لہذا اس بدنامی سے بچنے کے لئے متواتر دوائی کا استعمال نہیں کیا جاتا اور یہ رویہ عارضی طور سے دوائی کے خلاف انفرادی مزاحمت اور ایچ آئی وی کے مزاحمتی اقسام پیدا کرتا ہے۔
- چونکہ یہ لوگ، رسوائی کے باعث اپنی متاثرگی کے بارے میں بات نہیں کر سکتے، لہذا استحصال کو دوام حاصل ہوتا رہتا ہے ۔ جس کے باعث لوگوں کا یہ قیاس برقرار رہتا ہے کہ ایچ آئی وی اور ایڈز ایک ہیں اور فوری موت کا سبب ہیں۔

ا۔ لوگوں کو ان کے رہن سہن کے طور طریقوں سے روک دیا جاتا ہے جسکے باعث وہ بہترین اور سودمند زندگی نہیں جاری رکھ سکتے (لہذا معاشیات متاثر ہوتی ہے) اور بہ حیثیت والدین اس رکاوٹ کے باعث وہ اپنی ذمہ داری احسن طور سے نہیں نبھا پاتے۔ (لہذا آنے والی نسل متاثر ہوتی ہے)۔

- بدنامی اور رسوائی کے باعث پیدا ہونے والی بے روزگاری کا شکار افراد، اپنی بقاء کے لیے ایسے اضافی خطرناک رویوں میں ملوث ہوجاتے ہیں (پیشہ ور جنس فروشی، نقل مکانی) جن سے وباء تیزی سے پھیلتی ہے۔

ایچ آئی وی سے منسلکہ بدنامی، رسوائی/استحصال اور انسانی حقوق

انسانی حقوق کا ڈھانچہ، ایچ آئی وی سے متاثرہ افراد (PLWHA) کی باضابطہ، قانونی، انتظامی اور دیگر نگران امور کے ذریعے اس امر کی یقین دہانی کرتا ہے کہ ان کے حقوق کا استحصال نہ کیا جائے۔ بدنامی اور رسوائی سے منسلکہ انسانی حقوق میں یہ شامل ہیں کہ: غیر استحصالی کا حق اور قانون کی نظر میں مساوات، عورتوں کے انسانی حقوق، بچوں کے انسانی حقوق، ذاتی رازداری کا حق، بہترین جسمانی اور ذہنی صحت کے حصول کا حق، تعلیم حاصل کرنے کا حق اور روزگار کا حق۔

بدنامی اور رسوائی کا توجہاتی لائحہ عمل

چونکہ بدنامی، رسوائی اور استحصال مختلف سطحات پر ظہور پذیر ہوتے ہیں (انفرادی، معاشرتی اور پالیسی) لہذا ان تک رسائی کے لیے کئی طریقوں کے استعمال کی ضرورت ہے۔

- ہر سطح پر مختلف طریقوں سے ایچ آئی وی اور اس سے متعلقہ معلومات کو بہتر طور پر سمجھنا۔
- ایچ آئی وی سے متاثرہ افراد (PLWHA) کی شمولیت کے ساتھ لائحہ عمل کا ارتقاء اور اس کو عمل میں لانا۔
- برادری میں، شراکتی بنیادوں پر حفاظت، تیمارداری اور معاونت کی تحریک پیدا کرنا اور مختلف ساتھی عناصروں کی شمولیت کے ساتھ اس

شراکت کو پروان چڑھانا۔

- شعبۂ صحت میں ضابطۂ اخلاقیات اور پیشہ ورضابطوں کی یقین دہانی کرنا اور برضا ورغبت تجزیئہ کی فراہمی۔
- حکومت کے ساتھ استحصال/رسوائی اور بدنامی میں کمی لانے کے قوانین اور پالیسیوں کے متعلق وکالت کرنا، اور ایڈز سے متعلقہ سکوت کو توڑنا اور ایسے معاشرے کا قیام عمل میں لانا جو کہ رسوائی، بدنامی اور استحصال سے پاک ہو۔